بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱ / ۳۶ | ہفتہ ۱۵ ذی قعدہ ۱۴۰۲ ہجری، ۴ تبوک ۱۳۶۱ ہش، ۴ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۱۹

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ تبوک ستمبر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور ناساز ہے۔ کمزوری غنودگی اور بلڈ پریشر میں اضافہ کی تکالیف ہیں احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خود پر اور آنے والی نسلوں پر رحم کریں بے پردگی سے بچیں

## اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنا دامن بے حیائیوں اور برائیوں سے آلودہ نہ ہونے دیں

امریکی نژاد احمدی بہنوں نے پردہ اختیار کر کے سمجھ لیا ہے کہ اصل لذت خدا کی رضا کے حاصل ہونے سے ملتی ہے۔

جس قوم کا امام اور متبعین ایکدوسرے کیلئے دعا کریں اس کے ہاتھوں سے فتح و نصرت کی کلید کوئی نہیں چھین سکتا۔

### جماعت احمدیہ امریکہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ (کنونشن) کے انعقاد پر جو خصوصی پیغام ارسال کیا ہے اس میں پردے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت خصوصی زور دیا ہے اور احباب جماعت امریکہ کو اسلامی پردہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس پیغام میں امریکی نژاد احمدی بہنوں کے دینی جذبہ کی بطور خاص تعریف فرمائی ہے۔ حضور نے احباب کو دعا کی خصوصی تحریک کی ہے اور فرمایا ہے کہ جس جماعت کا امام اور متبعین ایک دوسرے کے لیے کامل عاجزی اور درد سے دعائیں کرتے ہیں وہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی اور اس کے ہاتھوں سے فتح و نصرت کی کلید کوئی نہیں چھین سکتا۔

حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

---

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی ۳۴ ویں سالانہ کنونشن ۱۳، ۱۴، ۱۵ اگست کو WAYNE میں منعقد ہو رہی ہے۔ میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ اس CONVENTION میں شریک ہوتا لیکن مجھے افسوس کہ امسال میرے لیے اس خواہش کو پورا کرنا ممکن نہیں۔ اللہ خیر

(باقی صفحہ پر)

## خصوصی درخواست دعا

"مکرم و محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے انگلستان میں جو ٹسٹ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب کے نتائج تسلی بخش ہیں۔ بیماری کی نوعیت کافی حد تک واضح ہو گئی ہے اور علاج جاری ہے نیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اب صحت کی طرف مائل ہے۔ لیکن تاحال کمزوری اور دیگر عوارض موجود ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے خصوصی دعا فرمائیں۔ خاکسار

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
فضل عمر ہسپتال ربوہ)

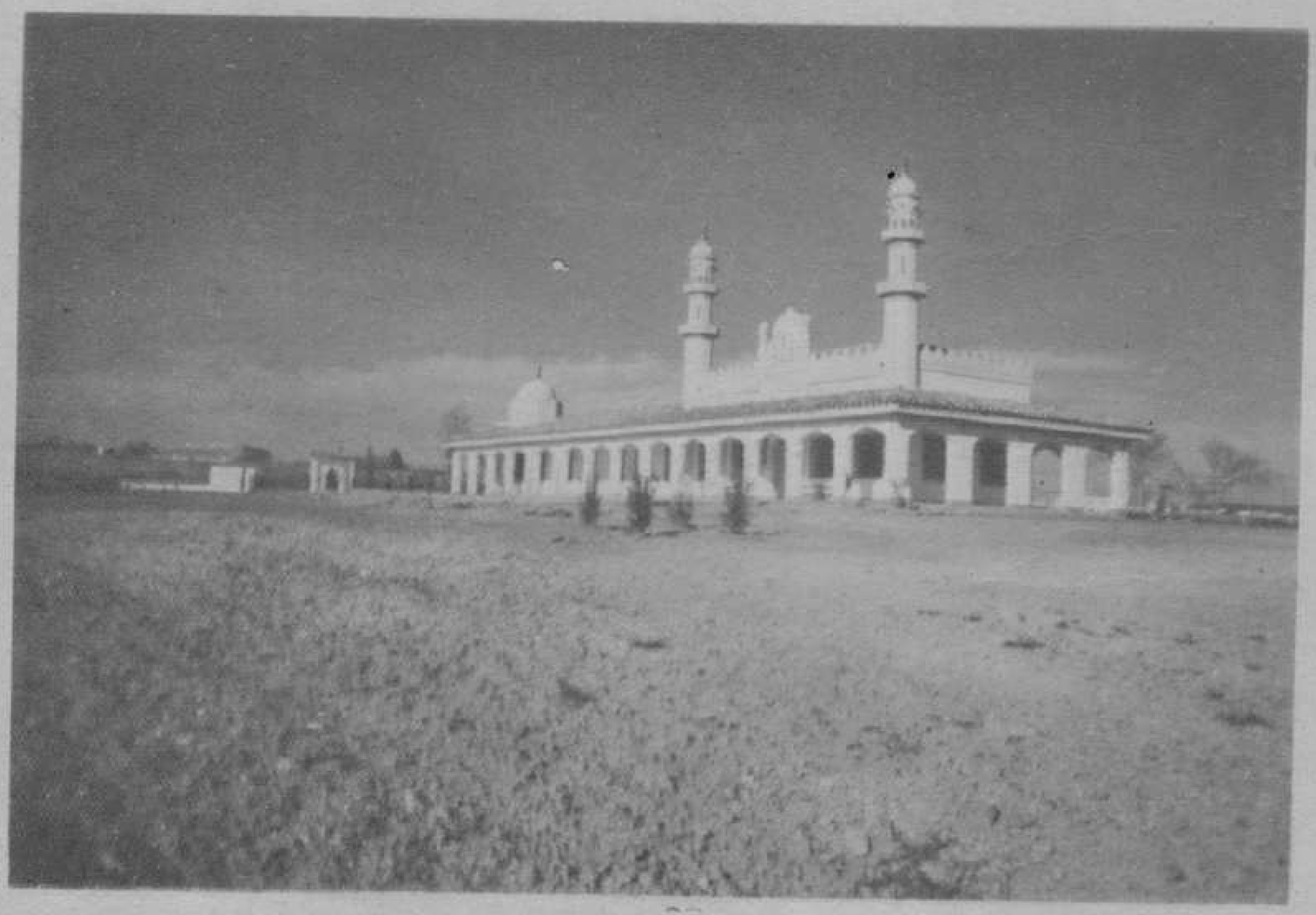

مسجد بشارت سپین کا ایک خوبصورت منظر

سرزمین قرطبہ پر سات سو سال کی تاریکی کے بعد روشنی کی پہلی کرن

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

۴ تبوک ۱۳۶۱ ہش

# نئے یاد دلانے والے کی ضرورت

اگر اس دنیا کو ایک جسم واحد سمجھا جائے تو آج اس کی حالت ایک ایسے جسم کی ہے جو بیماریوں سے پٹا پڑا ہے۔ یہ جسم پھوڑے پھنسیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس کو طرح طرح کے عوارض لاحق ہیں۔ زخموں میں پیپ پیدا ہو چکی ہے اور سڑاند اٹھ رہی ہے۔ اور قسما قسم کی بیماریوں سے اب عالم یہ ہو چکا ہے کہ سارا جسم شدید قسم کے درد اور تشنج میں مبتلا ہے۔ اور اب بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ جسم ختم ہوا ہی چاہتا ہے۔

ساری دنیا کو جسم واحد قرار دینے سے اس کی بیماریوں کا پتہ اور شدت کا احساس و ادراک بہتر طور پر ہو جاتا ہے اور یہ بیماریاں ایسی ہیں جن پر صاحبان عقل و خرد کی اکثریت متفق ہے اور اختلاف ہے تو صرف اتنا کہ علاج کیا کیا جائے۔ دنیا بھر کے صاحبان بصیرت میں سے ایک بھی ایسا سنجیدہ شخص نہ ملے گا جو یہ دعوے کرے کہ آج کی دنیا کسی بھی اعتبار سے ایک آئیڈیل یا مثالی دنیا ہے۔ یا یہ کہے کہ آج کی دنیا کا جسم واحد ایک صحت مند اور توانا جسم کہلا سکتا ہے۔ بیماری کا احساس ہونا یقیناً اچھی بات ہے کیونکہ اسی سے علاج کی راہ ہموار ہوتی ہے اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جب بھی دنیا ایسی خرابیوں اور برائیوں میں ملوث ہوئی تو اس کی اصلاح کس طرح ہوئی۔ کیا انسانی تاریخ میں کوئی ایسی مثال موجود ہے کہ کسی شہر یا ملک کے اخلاق کی اصلاح کا کام کسی ادارے، حکومت یا کسی قسم کے اجتماعی ادارے نے انجام دیا ہو۔ کیا انسانی تجربے میں کبھی ایسی بات آئی ہے کہ کوئی ملک یا علاقہ یا شہر برائیوں کا شکار ہوا ہو اور وہ بغیر کسی مصلح یا فرستادۂ خدا کے کسی اور ذریعے سے اصلاح پکڑ گیا ہو ایسی اصلاح جو پھر پائیدار بھی رہی ہو۔

یقیناً تاریخ عالم اور انسانی تجربے میں ایسی کوئی بات نہیں آئی کہ معاشرے کی جملہ خرابیوں کا علاج مصلحین، اولیاء یا انبیاء کے بغیر کبھی کسی اور ذریعے سے بھی ہوا ہو دلوں کو بدلنے والے کام وہی کرتے ہیں جو دلوں پر وار کرنا جانتے ہیں۔

حضرت اقدس .... فرماتے ہیں:

"نبی کی ضرورت گنہگاروں کے لئے بعینہٖ ایسی ہوتی ہے جیسا کہ طبیب کی ضرورت بیماروں کے لئے۔ جیسا کہ بیماروں کی کثرت ایک طبیب کو چاہتی ہے۔ ایسا ہی گنہگاروں کی کثرت ایک مصلح کو ..... اصل حقیقت یہی ہے کہ چونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہے اور نوع انسان میں خدا کے احکام عملی طور پر ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیشہ نئے یاد دلانے والے اور قوت دینے والے کی ضرورت پڑتی ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۳۹، ص۴۰)

یہی کلیہ تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور رسالت کے دعوے کی دلیل کے لئے پوری طرح صحیح اترتا ہے۔ آپؐ کے دور میں بھی انسانیت کو انتہائی اخلاقی اور روحانی پستی کا سامنا تھا۔ اور ہر نبی کے وقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"اب اگر کوئی .... عرب کی تاریخ پر نظر ڈالے کہ عرب کے باشندے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے تو بلاشبہ وہ اس نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کو قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضۂ برکات میں سب نبیوں سے اول درجہ پر سمجھے گا اور اسی بناء پر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی ضرورت کو دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کی ضرورت سے بدیہی الثبوت یقین کرے گا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۳۹، ص۴۰)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت عین وقت پر زمانے کی پکار کے جواب میں ہوئی تھی اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مبارک کے بارے میں قرآن کریم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ آپؐ کو آخرین میں بھی مبعوث کریگا۔ اقبال نے شائد اسی لئے کہا تھا ؎

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے ٭ صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

## نذرانۂ عقیدت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ

# تضمین کلامِ محمود

## "آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں"

اللہ کی ہم حمد کے کیوں گیت نہ گائیں
جس ذات نے کیں دور جماعت سے بلائیں
اک خوف کے عالم میں جو کیں ہم نے دعائیں
افلاک سے آنے لگیں ہم کو یہ ندائیں
"آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں"

بیتاب دلوں کو ملی تسکین کی دولت
قائم ہوئی پُر امن فضا بہرِ جماعت
اللہ نے دی میرزا طاہر کو خلافت
اُٹھنے لگیں ہر قلبِ مطہر سے صدائیں
"آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں"

"اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما" شد
ایں فضلِ خدا است کہ مقبول دعا شد
آں وعدۂ تمکین بصد شانِ وفا شد
آ ہم تجھے ترحیب کے نغمات سنائیں
"آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں"

اے مریم و محمود کے مقبول جگر بند
اے مصلحِ موعود کے فرزند ارومند
تو مہدیٔ مسعود کا ہے نافلہ خورسند
کرتے ہیں ترے واسطے ہم دل سے دعائیں
"آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں"

جس سمت ترا جلوہ نما ہو، رُخِ انور
ہر دل کو کرے نورِ محمد سے منور
ہم تیرے اشاروں پہ کریں جان نچھاور
اسلام کے پرچم کو بصد شان اڑائیں
"آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں"

(چوہدری شبیر احمد، تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دین کی غرض

## خلقِ خدا سے پیار اور اُسکی خیر خواہی

(مکرم غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازی خاں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (متفق علیہ)

کہ میں عمدہ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں دراصل دین کا دوسرا نام حُسنِ اخلاق ہے۔ الدِّینُ نصیحۃ۔ یعنی دنیا سے نیکی کرنا اور خلقِ خدا کی خدمت میں لگے رہنا دین ہے ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ خدا کے ترازو میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی نیکی نہیں۔ نماز، روزہ تو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں۔ لیکن نیکی خدمتِ خلق ہی کا نام ہے اسی کا اجر ملے گا اور یہی چیز اُسے جنت میں لے جائے گی۔ کسی نے دریافت کیا کہ کس کا اسلام افضل ہے فرمایا: جس کا خُلق اچھا ہے تم میں بہتر وہی آدمی ہے جس کا خُلق اچھا ہے۔ پس حُسنِ خُلق کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کے بندوں سے نیک سلوک کرے۔ اُن سے ہمدردی کرے اُن کے کام آئے۔ اُن کی خیر خواہی اور غمگساری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اور یہی دین ہے۔ سیّدنا حضرت اقدس بھی یہی فرماتے ہیں کہ میری آمد کی غرض ہی خدمتِ خلق ہے ؎

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں یارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

اور واقعی انبیاء کی آمد کی غرض خدمتِ خلق ہوتی ہے یعنی یہ کہ مخلوق کا دین اور دنیا سنور جائے اور وہ دُکھ میں نہ پڑیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مخلوق کی اصلاح کے لئے اتنے فکرمند رہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ اے میرے محبوب اپنی جان کو اُن کے غم میں ہلکان نہ کر۔

لَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ

پس اصل کام انسان کا یہی ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کے کام آئے وہ دنیا میں صرف رہنے کے لئے نہیں آیا کہ کھا پی اور عیش کر کے چلا جائے بلکہ وہ دوسرے کے کام آنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے دیکھو انسان مر کر تو کسی کے کام نہیں آتا۔ اگر جیتے جی وُہ کسی کے کام نہیں آتا۔ تو اس کا وجود بے کار ہے دراصل زندگی وُہی ہے جو کسی کے کام آئے۔ یہی دین ہے اور یہی اسلام ہے خدا تعالیٰ کو تو ہماری خدمت کی کوئی ضرورت نہیں ہاں اُس کے بندوں کی خدمت اسکی خدمت ہے قیامت کے روز ایک جماعت اس کے سامنے پیش ہوگی۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بھوکا تھا۔ تم نے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے پانی پلایا میں بیمار تھا تم نے عیادت کی۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا پہنایا۔ اب جو چاہو مانگو۔ بندے کہیں گے کہ خدایا تو تو ان باتوں سے پاک تھا۔ ہم نے کب تیری خدمت کی۔ خدا فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندوں کو تم نے کھانا دیا۔ پانی پلایا۔ کپڑا دیا۔ عیادت کی۔ اُن کی خدمت میری ہی خدمت تھی۔ اب تم جنت کے حقدار ہو۔ جاؤ اس میں رہو۔

پس اصل نیکی اور عبادت یہی ہے کہ انسان دوسری محتاج مخلوق کے کام آئے رومی نے سچ کہا ہے۔ ؎

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا نہیں کیا اگر ایسا ہوتا۔ تو فرشتے کافی تھے۔ اُسے تو اُس نے بنایا ہے کہ خدا کی عبادت کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرو۔ پس بندہ وہی ہے جو دوسروں کے کام آئے ورنہ اس کی زندگی فضول ہے

گلستان سعدی میں ہے کہ کسی قرض خواہ نے ایک مقروض کو قرضہ وصول نہ ہونے پر جیل میں ڈلوا دیا۔ اُس نے ایک فیاض شخص کو لکھا کہ ان دنوں میں قید ہوں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کا نگران کوئی نہیں۔ آپ میری مدد کریں جس شخص کو اس نے لکھا وہ خود ان دنوں تنگ دست تھا۔ مالی مدد نہ کر سکتا تھا۔ اُس نے سوچا کہ اس وقت اس کی مدد نہ کرنا۔ اخلاق سے بعید ہے اُس نے قرض خواہ کو جا کر اپنی ضمانت پیش کر دی کہ چھ ماہ تک اسے میری ضمانت پر چھوڑ دے۔ جب چھ ماہ گزر گئے نہ مقروض آیا اور نہ قرض ادا ہوا۔ تو ضامن کو قید میں ڈال دیا گیا۔ جب ضامن قید میں تھا تو اس کا آخری وقت آن پہنچا۔ اس کے ایک ساتھی نے کہا کہ تیرے ساتھ اس شخص نے دھوکا کیا ہے جس سے تو نے احسان کیا تھا اب وہ آزاد ہے اور تو قید ہے اور مر رہا ہے اُس نے کہا مجھے موت کا کوئی غم نہیں۔ مرنا تو میں نے گھر پر ہی تھا۔ اور یہاں بھی۔ لیکن مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ میری زندگی کسی کے کام آگئی ہے۔

غرض کتنا عظیم تھا وہ شخص جو دوسرے کے کام آیا اور کتنی پیاری تھی وہ موت جو خدا کی راہ میں اُسے آئی اس لئے فرمایا گیا ہے کہ جو خدا کی راہ میں مرتے ہیں اُن کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں یہ حقیقت ہے کہ دوسروں کو سُکھ پہنچا کر جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ دائمی اور لازوال ہوتی ہے اور حقیقی خوشی بھی وہی ہے ورنہ انسان اگر عمر بھر اپنے نفس کو خوش کرتا ہے یا پیٹ کا غلام یا شکم کا عابد رہے تو اُس سے کیا حاصل۔ اُس کا جینا نہ جینا برابر ہے الفضل شمارہ ۱۵۰ ۱۹۷۲ء میں ایک واقعہ درج ہے جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ آپ بھی سنیں:۔

"ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک سرالیون لکھتے ہیں کہ جس جگہ میں برانچ کلینک کرتا ہوں وہاں اکثر ایک مریض میرے پاس آتا۔ مگر ہمیشہ یہی کہتا کہ میں نے بہت علاج کرایا ہے مگر شفا نہیں ہوئی۔ اس لئے اب زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے اس کا معائنہ کر کے اُس کو تسلی دی اور کہا کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں شفا ملے گی۔ یہ الفاظ میں نے کچھ ایسے وثوق سے کہے کہ اس نے یقین کر لیا میری ہدایت کے موافق اُس نے کلینک میں آ کر رہائش اختیار کر لی۔ میں نے خصوصی طور پر اُسکے لئے دُعا شروع کر دی اور ساتھ ہی علاج بھی۔ میں حیران ہو گیا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس میں اتنی ترقی ہوئی کہ مجھے اس کے صحتیاب ہونے کا پورا یقین ہو گیا۔ علاج ایک ماہ تک جاری رہا۔ جس کے بعد وہ بالکل صحتیاب ہو چکا تھا جب وہ مجھ سے رخصت لینے آیا تو فرطِ جذبات سے میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور اس کے چہرے پر اتنے شکر کے جذبات تھے جو مجھے اس سے قبل کبھی دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا اور مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر مجھے ایک کروڑ روپیہ بھی مل جاتا تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔ جو اُس وقت ہوئی اور جب بھی وہ مریض پھر میرے پاس آتا تو اُس کی محبت اور شکریہ کے جذبات قابلِ دید ہوتے ہیں اور میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ میرے ذریعہ سے اُسے شفا دیکر مجھے لازوال خوشی بخش دی ہے"

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کا راستہ اس کی مخلوق کی محبت سے ہو کر گذرتا ہے جو خدا سے محبت کرنا چاہتا ہے وہ اُس کی مخلوق سے محبت کرنا سیکھے۔ پس جان لو کہ خدا اُن لوگوں سے پیار کرتا ہے جو اُس کے بندوں سے پیار کرتے ہیں انسان دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ خدا کی مخلوق اس سے فائدہ اُٹھائے وہ لوگوں کے کام آئے۔ اُن کے دُکھوں کا مداوا ہو اور بے کسوں کا سہارا بنے وہ جئے تو دوسروں کے لئے اور یہی زندگی حقیقی زندگی ہے۔ پس ایسے لوگ مر کر بھی نہیں مرتے، بلکہ زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں۔ جس طرح دنیا اُن کے وجود سے فائدہ اٹھاتی تھی۔ اس طرح ان کے مرنے کے بعد بھی ان کی روحانیت زندہ رہتی ہے اور لوگ مستفیض ہوتے ہیں۔

پس اے میرے عزیزو اور دوستو۔ تم اس بات کو نگاہ میں رکھو کہ ہمیشہ ہمارے وجودوں سے دنیا کو سُکھ اور آرام ملے اور کسی کو ہمارے ذریعہ سے دُکھ اور تکلیف نہ پہنچے۔ ہم سب کے وجود نافع الناس بن جائیں۔ ہماری ذات سے خلقِ خدا کو دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوں یہی دین ہے، یہی احمدیت ہے اور یہی اسلام ہے یاد رکھو کہ کسی کا دل جیت لینا۔ حج اکبر سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے رومی نے سچ کہا ہے۔ ؎

دل بدست آور کہ حجِ اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیشہ ہماری دستگیری فرمائے۔

## رضاءِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطا کرے"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقفِ عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



### لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس سے

# حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی دوسری سالانہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے افتتاحی اجلاس سے ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء بروز اتوار دس بجے صبح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرماتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیمات کو پوری توجہ اور کوشش سے سیکھنے اور پھر ان تعلیمات پر خود عمل پیرا ہونے اور دوسروں کو اس رشد و ہدایت کا پیغام سنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے سورۃ ابراہیمؑ کی پہلی آیت :-

الٓرٰ ۚ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ

تلاوت فرمائی اور ترجمہ سنایا کہ :-

"میں اللہ دیکھنے والا ہوں یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھ پر اس لئے اتارا ہے کہ تو تمام لوگوں کو ان کے ربّ کے حکم سے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئے یعنی غالب اور تعریفوں والے خدا کے راستہ کی طرف"

حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی نے فرمایا دنیا کی تعلیم کی روشنی اصل اور حقیقی روشنی نہیں ہے اصل روشنی تو دل کی روشنی ہونی چاہیئے جو قرآن کریم کے علوم سیکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے ممبرات لجنہ پر زور دیا کہ وہ بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے تو کوشاں اور خواہشمند رہتی ہیں اُن کی بچیاں فزکس کیمسٹری، بیالوجی اور میتھیمیٹکس سب مضامین پڑھ اور سمجھ لیتی ہیں لیکن قرآن کریم کا ترجمہ اور علوم سکھانے کے وقت کہہ دیتی ہیں کہ یہ بہت مشکل ہے اُن کے پاس وقت نہیں کہ وہ اس مشکل علم کو پڑھ سکیں آپ نے فرمایا دنیا کے علوم بغیر قرآنی علوم کے بیکار اور بے فائدہ ہیں آپ نے احمدی ماؤں کو تاکید فرمائی کہ اپنی بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیں کیونکہ اپنی بچیوں نے آگے چل کر احمدیت کے لئے بہترین نسلیں پیدا کرنی ہیں دعائیں کریں، دعائیں کریں اور تربیت کریں کہ ہماری ہر نسل پہلی نسل سے آگے بڑھتی چلی جائے۔

آپ نے طالبات پر زور دیا کہ بار بار وہ ایسی تربیتی کلاسوں میں شرکت کریں تاکہ ان کلاسوں سے حقیقی معنوں میں وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ چند پاروں کا ترجمہ آجائے تو پورے قرآن کریم کا ترجمہ بہت آسان ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ قرآن کریم نہیں پڑھو گی اُس کا ترجمہ نہیں سیکھو گی تو اس پر عمل کیسے کرو گی۔ قرآنی تعلیم بہت بابرکت ہے اس کے نورانی رستہ پر چلتے ہوئے تم عزیز و حمید خدا کا قرب حاصل کر سکو گی۔

آپ نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ اس کلاس کو بہت کامیاب کرے اور وہ حقیقی مقصد حاصل ہو جو ان کلاسوں کے پیچھے ہے یعنی قرآن کریم سیکھنا سکھانا، عمل کرنا، کرانا۔

آپ نے ممبرات لجنہ کو خلافت کی برکات و اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ کا سب سے برگزیدہ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کو خلیفہ بناتا ہے ہم جب تک اُس سے وابستہ ہیں خدا تعالیٰ کے انعامات اور افضال کے مستحق ہیں۔ آپ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قدم بقدم چلیئے۔ خلیفہ کی دعاؤں کے ساتھ اپنی دعائیں شامل کیجیئے کہ اے خدا! مسیح محمدیؑ کی اس چھوٹی سی جماعت کو تو نے عالمگیر غلبۂ اسلام کی جو بشارتیں دی ہیں وہ ہمارے پیارے خلیفہ کے ہاتھوں پوری فرما۔ حضور کے سفر و حضر و صحت اور عمر کے لئے دعائیں کیجیئے۔

آپ نے ممبرات لجنہ سے فرمایا کہ جوں جوں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پھیلتی جا رہی ہے نئے لوگ داخل ہو رہے ہیں جن کے ساتھ ساتھ غیر اسلامی رسمیں اور بدعتیں بھی آ رہی ہیں۔ اگر آپ اپنی اور بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت سے غافل رہیں گی تو ان رسموں اور بدعتوں سے اسلامی معاشرے کو کیسے صاف اور پاک کر سکیں گی آپ کا یہ خطاب تقریباً ۴۰ منٹ جاری رہا جس کو تمام ممبرات و طالبات ہمہ تن گوش سنتی رہیں۔ اس اجلاس میں ۳۶۵ ممبرات راولپنڈی شامل تھیں جن سے ۴۲ ممبرات عہدیداران اسلام آباد سے "واہ کینٹ سے، گوجرخان سے، ٹیکسلا سے آئی ہوئی تھیں۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی پھر حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے عہد کروایا۔ نظم کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی سیدہ نسیم سعید نے سپاسنامہ پیش کیا اور تربیتی کلاس کے بارے میں مختصراً بتایا۔

حضرت سیدہ مدظلہا العالی کے خطاب کے بعد سیدہ نسیم سعید نے حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ مدظلہا العالی کی تشریف آوری اور پُرمعارف خطاب کا شکریہ ادا کیا نیز اس دن کی تقریب اور تربیتی کلاس کے جملہ انتظامات کے لئے ان سب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر قسم کا تعاون کیا جن میں مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع مکرم رشید یحییٰ صاحب مربی سلسلہ اور خصوصاً مکرم مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی جن کی تحریک اور عملی کوششوں سے افتتاحی تقریب اور پندرہ روزہ کلاس کے جملہ انتظامات بہت عمدہ رنگ میں ہوئے

اس موقعہ پر حضرت سیدہ موصوفہ نے خطاب فرمایا۔ پھر پُرسوز دعا پر اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس اجلاس کے آدھ گھنٹہ بعد پنڈی اور پنڈی ضلع کی عہدیداروں کو حضرت سیدہ آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے نہایت قیمتی نصائح اور مشورہ جات سے پُر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ خدا تعالیٰ ہم سب عہدیداروں کو عمل کرنے اور لجنہ کو ترقی دینے کی توفیق دے۔ آمین۔

آپ کا اپنا اخبار - الفضل

### سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

# میں تو مرزا کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں ..... کا بھی غلام ہوں

## خاندان حضرت اقدس کے احترام اور اس کیساتھ محبت کا بے نظیر نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ بیمار ہو گئیں۔ بارہ ایک بجے شب کا وقت تھا کہ موصوفہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔ جس پر حضرت خلیفہ اوّل کو اطلاع دی گئی۔ آپ فوراً تشریف لائے۔ آپ واپس جا رہے تھے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب آپ سے یہ عرض کرنے لگے کہ — میں بہت شرمندہ ہوں کہ آپ کو بے وقت تکلیف دی۔ اس پر حضور نے آپ کی گردن میں بانہہ ڈال کر — بڑے جلال کے ساتھ فرمایا —

مجھے تکلیف کیسے ہو سکتی ہے میں تو مرزا کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں پتہ نہیں کہاں تک گننے کے بعد فرمایا میں تو اُن کا بھی غلام ہوں۔

خاندان حضرت اقدس کا آپ کے دل میں بے حد احترام تھا۔ آپ حضور کے خاندان کے بچہ بچہ سے بے انتہا پیار اور محبت کرتے تھے۔ ان کی بے انتہا عزت کرتے اس کا ایک اور واقعہ یوں ہے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے ہاں پڑھنے جایا کرتی تھیں اور جاتے وقت آپ کے چھوٹے صاحبزادے محترم میاں عبدالسلام صاحب مرحوم کے لیے بادام اخروٹ وغیرہ لے جاتیں اور جیسا کہ بچوں کے کھیل ہوتے ہیں روز ہی ان سے پوچھتیں کہ بتاؤ عبدالسلام تم کتنے اخروٹ کے نوکر ہو؟ وہ روز جواب دیتے کہ دو اخروٹ کا نوکر ہوں۔

ایک دن میاں عبدالحی صاحب مرحوم نے غصہ سے کہا کہ "عبدالسلام نوکر کیوں کہتے ہو؟ تم کوئی نوکر ہو۔ کہہ دو میں نوکر نہیں ہوں"۔ اندر کمرے میں حضرت خلیفہ اول سن رہے تھے۔ نہایت جوش سے کڑک کر فرمایا۔ "عبدالحی یہ کیا کہا تم نے — ؟ یہ نوکر ہے" اور پھر فرمایا "عبدالسلام اندر آؤ" اور فرمایا "کہو میرے سامنے میں نوکر ہوں"۔ بچہ نے دھرا دیا — اس جذبہ کا صحیح اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو حضور کی طبیعت سے واقف اور آپ کی صحبت میں رہ چکا ہے یا آپ کی سیرت کا مطالعہ کر چکا ہو۔ آپ کوہِ وقار تھے، خود دار تھے۔ آپ کا سر کبھی کسی کے سامنے نہ جھکا تھا۔ اگر جھکا تو اپنے محبوب آقا کے سامنے جھکا۔ اور اس عشق کامل کا ہی نتیجہ تھا کہ ان کی ایک کم عمر لڑکی جو آپ کی شاگرد تھی — اس کے لیے اپنے پیارے بچے کا اتنا کہنا "کہو میں نوکر نہیں ہوں" سخت ناگوار گزرا۔ بلکہ بہت صدمہ محسوس کیا واقعی آپ نے اپنی یہ باتیں اپنے عمل سے سچ کر دکھائیں۔ آپ فرماتے تھے کہ —

"یہ اولاد اور یہ عبدالحی جو میری بڑھاپے کی نرینہ اولاد ہے۔ یہ بھی تم لوگوں (یعنی خاندان حضرت اقدس) سے زیادہ مجھے پیارے نہیں۔

"محمود سے زیادہ یہ اولاد مجھے پیاری نہیں ہے"

میاں تم مجھ کو بہت ہی پیارے ہو"

الفضل کے پرانے اخبار سنبھال کر رکھیں یہ آپکے بچوں کے لیے ایک بہترین سرمایہ ہے (مینیجر)

### نومبائعین کیلئے ضروری اعلان

جن احباب نے جون ۱۹۸۴ء کے بعد کسی خواب، رؤیا، کشف یا الہام کی بناء پر احمدیت قبول کی ہے وہ اپنا بیان حلفیہ خوشخط مع تاریخ لکھ کر مجھے ارسال فرماویں اور یہ بھی لکھ دیں کہ وہ اپنا یہ بیان اجتماع انصار اللہ مرکزیہ (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کے موقع پر خود آکر سنا سکیں گے کہ نہیں جو واقعہ پہلے سنایا جا چکا ہے وہ نہ دوبارہ لکھا جائے۔ شکریہ۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح ارشاد مقامی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخلاق عالیہ

## ایفائے عہد کا شاندار نمونہ

## سپاہی چلے گئے ہیں تم بھاگ جاؤ

انسانی اخلاق میں سے ایک نمایاں خلق پابندیٔ عہد ہے جس پر اسلام نے خاص طور پر زور دیا ہے۔ گو عربوں میں اسلام سے پہلے بھی یہ خوبی موجود تھی مگر اُن کی اس خوبی کو جلا حاصل نہیں تھی۔ مگر اسلام نے ان کی اس خوبی کو ایسی جلا بخشی کہ تاریخیں اہلِ عرب کی پابندیٔ عہد کے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

ہم بچے تھے ہمیں انگریزی ریڈروں میں یہ واقعہ اس کے لڑکے کو کسی شخص نے قتل کر دیا۔ اور پھر وہ قاتل بھاگ کر اسی مقتول کے باپ کے پاس گیا اور کہنے لگا مجھے پناہ دو اسے علم نہیں تھا کہ میں اُسی کے لڑکے کو قتل کر کے آرہا ہوں اور یوسف کو یہ معلوم نہیں تھا کہ میرا لڑکا اسی کے ہاتھوں قتل ہو چکا ہے مگر جب اُس نے کہا کہ مجھے پناہ دی جائے سپاہی میرے تعاقب میں آرہے ہیں تو یوسف نے کہا بہت اچھا اور یہ کہکر اُس نے اسے اپنے کمرے میں چھپا دیا تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سپاہی اُس کے بیٹے کی لاش اُٹھائے وہاں آگئے اور انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی ایک شخص نے تمہارے اس بیٹے کو قتل کر دیا ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ قاتل بھاگ کر اُسی طرف آیا ہے کیا تمہیں کچھ اس کا پتہ ہے؟ یوسف تاجر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس کا لڑکا قتل ہو چکا ہے اور اس وقت اسے معلوم ہو گیا کہ وہ شخص جو میرے پاس پناہ کے لئے آیا ہے وہی میرے بیٹے کا قاتل ہے مگر عہد کی خلاف ورزی کو اُس نے برداشت نہ کیا اور اس نے سپاہیوں کو کچھ ایسا جواب دیا کہ وہ مایوس ہو کر وہاں سے چلے گئے اور انہوں نے سمجھا قاتل کسی اور طرف بھاگ گیا ہے جب سپاہی چلے گئے تو اُس نے پچھواڑے کا دروازہ کھولا اور قاتل سے کہا کہ سپاہی چلے گئے ہیں تم بھاگ جاؤ۔

یہ پابندیٔ عہد کا ایسا شاندار نمونہ ہے کہ یورپین لوگوں کو سارے یورپ میں اس قسم کی کوئی مثال نظر نہیں آئی اور اسلام سے شدید دشمنی رکھنے کے باوجود وہ اس بات پر مجبور ہوئے ہیں کہ اس واقعہ کو پیش کریں چنانچہ وفائے عہد کی مثال میں یہ قصہ اب تک ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے حالانکہ یہ ایک مسلمان کا واقعہ ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم نصف اوّل)

مرسلہ:- ریحانہ صدیقہ بنت عبدالحمید صاحب بھٹی
چوہڑکانہ منڈی

## وقف عارضی کی بابرکت تحریک:

# واقفینِ عارضی کی مساعی اور تاثرات

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رحمہ اللہ کی جاری فرمودہ وقف عارضی کی تحریک جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت اور بالخصوص قرآنی انوار کی اشاعت کے نقطۂ نظر سے ایک نہایت ہی بابرکت اور مؤثر تحریک ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کے تاثرات اور ان کی رپورٹوں کا خلاصہ نمونۃً درج کیا جاتا ہے۔ جو حال ہی میں وقف عارضی کر کے مختلف مقامات پر گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، بہترین جزاء دے، اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

قسط نمبر ۵

• مکرم سلطان رشید خان صاحب آف کوٹ فتح خان کا مقام وقف اٹک شہر تھا۔ آپ دوسرے ہفتے کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ:-

"وقف کرنے سے پہلے خاکسار کو اس تحریک کی برکتوں کا خفیف سا بھی اندازہ نہیں تھا۔ مگر اب جبکہ عرصہ وقف گزار چکا ہوں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ خاکسار کو امید سے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے الحمدللہ اسی لئے خاکسار نے اسی سال دوبارہ وقف عارضی پر جانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے

• مکرم مرزا نورالدین صاحب آف دارالعلوم غربی ربوہ اپنا عرصہ وقف سانگلہ ہل میں گزارنے کے بعد ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

"مجھے ان دنوں میں خاص طور پر احساس ہوا کہ وقفِ عارضی کی تحریک کس قدر برکت الٰہی کی حامل ہے کیونکہ جماعتی تربیت کے ساتھ اپنی تربیت بھی ہو جاتی ہے دوستوں سے واقفیت پیدا ہوتی ہے ایمان افروز باتیں سننے کا موقع ملتا ہے ان ایام میں خاص طور پر حضور کے حکم کے مطابق کھانے پینے کا انتظام اپنی جیب سے کرتا رہا۔

عمومی طور پر ہر فرد سے رابطہ قائم کرنے کے علاوہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد تربیتی کلاس میں عقائد جماعت احمدیہ بیان کرنے کا موقع ملتا رہا۔

• مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری ضلع سیالکوٹ وقفِ عارضی گزارنے کے بعد اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں حاضرین کی تعداد نمازوں میں ۹۰ فیصد ہو گئی۔ دو وقت نماز فجر اور عصر کے بعد قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کیا گیا ایک دوست کو تجوید کے ساتھ بھی قرآن پاک پڑھانے کا موقع ملا۔

نماز تہجد میں مسلسل اٹھنے، ذکرِ الٰہی، اسلام اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق پائی۔ خدمت خلق کے کاموں کی سعادت ملی غیروں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ہسپتال میں جا کر مریضوں کی عیادت کی اور تبلیغ کا بھی کافی موقع ملا۔

• مکرم شوکت محمود صاحب لگی نو سے پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ:-

"احباب کو باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ڈالی۔۔ اطفال کو سادہ نماز کے علاوہ باترجمہ نماز سکھانے کا موقع ملا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں "جلسہ سیرت النبیؐ" اور "تربیتِ اولاد" بھی منعقد کرنے کا موقع ملا۔

• مکرم محمود احمد صاحب لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ دارالصدر شمالی ربوہ بہاولپور ضلع سیالکوٹ میں عرصہ وقف گزارنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"نوجوانوں اور بچوں میں باجماعت نماز کی عادت ڈالی۔ غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ دس بارہ بچے قرآن کریم پڑھتے رہے۔ تفسیر صغیر اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیا جاتا رہا۔"

• مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب آف دارالعلوم وسطی ربوہ پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں درج کرتی ہیں۔

"گھروں میں جا جا کر مستورات کو تلقین کی کہ وہ خود قرآن پڑھیں۔ دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ نیز بچوں کو قرآن کریم پڑھنے کے لئے میرے گھر بھجوائیں چنانچہ اس تحریک پر بکثرت عمل ہوا۔ سادہ نماز سنی۔ جن کو صحیح پڑھنی نہیں آتی تھی۔ انکی تصحیح کرائی۔ نماز باجماعت کی تلقین کی۔ دعائے قنوت سکھانے کا موقع ملا۔

• مکرمہ بلقیس ملک صاحبہ آف میڈیکل ہال مین بازار شیخوپورہ عرصہ وقف کے تیسرے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتی ہیں کہ:-

"۵ بچوں کو یسرنا القرآن پڑھایا۔ پوری نماز اور دعائیں سکھلائیں۔ علیحدہ علیحدہ گھروں میں جا کر بہنوں کو نماز جمعہ۔ اجلاسوں میں باقاعدہ آنے، وصیت کرنے اور وقفِ عارضی کی تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ تین بہنوں سے فارم بھی پُر کروائے۔ پردے کی تلقین کی۔ مسائل سیکھنے کی تلقین کی۔ بچوں کو تربیتی کلاس کے لئے تیار کیا۔ جنکا رزلٹ آچکا تھا۔ انہیں حضرت صاحبہ کی خدمت اقدس میں خط لکھنے کی تلقین کی۔ بیمار بہنوں کی عیادت کی۔

• مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ آف محمد وال ضلع سیالکوٹ اپنا دو ہفتے کا عرصہ وقف ختم کرنے کے بعد لکھتی ہیں کہ:-

"دو ہفتوں میں آٹھ بچیاں روزانہ باقاعدہ پڑھنے کے لئے آتی رہیں۔ انہیں قاعدہ یسرنا القرآن نیت نماز اور دیگر دعائیں یاد کروائیں۔ بعض بچیوں کو کلمہ طیبہ اور اس کے معانی یاد کروائے۔ سادگی اور حسن اخلاق اپنانے کی تلقین کی گئی۔

• مکرمہ بشریٰ حکمت صاحبہ آف دارالصدر شرقی ربوہ جنہوں نے عرصہ وقف ڈیرہ بانوالہ ضلع سیالکوٹ میں گزارا اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں۔

"تیس بہنوں کو نماز یاد کروائی۔ ان میں سے دس غیر از جماعت تھیں۔ چالیس بچوں کو یسرنا القرآن کی تصحیح کرائی۔ تین گھروں کی عورتوں کی آپس میں لڑائی تھی۔ ان میں صلح کرائی دو بھائیوں میں دشمنی تھی۔ وہ ختم کرائی۔

• مکرمہ شاہین کوثر صاحبہ آف دارالعلوم وسطی ربوہ پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں تحریر کرتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



"قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ لینے والے بچوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا موقع ملا۔ سادہ نماز سکھانے کے علاوہ باترجمہ نماز سکھلائی۔ چھٹی سے آٹھویں تک کی طالبات کو مرکزی امتحان لجنہ کی تیاری کرائی۔ راہ ایمان۔ احادیث اور تاریخ احمدیت سے واقفیت کرائی۔ تین بچوں کو سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات یاد کروائیں۔ درود شریف کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا اور سورۃ "النصر" یاد کروائی۔"

---

## مثالی وقارِ عمل

تمام قائدین مجالس کی خدمت میں گزارش ہے کہ مورخہ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ اپنی مجلس میں مثالی وقارِ عمل منائیں اور رپورٹ وقار عمل جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## منتظمین اطفال متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل فرما کر رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

۱۔ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ ۳۱ اگست یکم تا ۳ ستمبر
۲۔ کبڈی۔ ۲۲ تا ۲۴ ستمبر۔
۳۔ طبی معائنہ ۲۵ ستمبر
۴۔ سائیکل سفر ۲ تا ۱۴ اکتوبر
۵۔ میرو ڈبہ ۶ تا ۸ اکتوبر

یہ پروگرام دوسری نزدیکی مجالس کے تعاون سے بھی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

## گم شدگی زیور

۳۱ اگست کی شام کو دارالبرکات سے دارالرحمت غربی (گلی الفضل) کو دارالرحمت کی جنوبی پختہ سڑک پر آتے ہوئے ایک لاکٹ طلائی کہیں گر گیا ہے۔ جس بہن یا بھائی کو ملا ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(محمد عبداللہ مکان نمبر ۳۵/۶ دارالرحمت غربی ربوہ)

---

## تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ اگست کے صفحہ ۶ پر ایک دعا کی درخواست میں غلطی سے محترمہ شاہ صاحبہ کے الفاظ شائع ہوئے ہیں جو کہ اصل میں اس طرح ہے۔ "محترمہ شاکرہ صاحبہ بیگم مکرم لطیف الرحمٰن صاحب دارالصدر شرقی" براہ کرم تصحیح فرمالیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

---

# لجنہ کے چندات سے متعلق ضروری اعلان

## از حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس سال اجتماع مقررہ وقت سے ایک ہفتہ قبل ہو رہا ہے اور ستمبر کے آخر میں عید کی چھٹیاں بھی آ رہی ہیں اس سے تمام لجنات کی خدمت میں گذارش ہے کہ عید سے قبل اپنا جمع شدہ چندہ مرکز کو بھجوا دیں اور بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ شروع اکتوبر میں جو چندہ آئیگا وہ اس سال کے بجٹ میں شامل نہ ہو سکے گا۔

اس سال کا بجٹ عید کی چھٹیوں سے قبل مکمل کر لیا جائے گا اس لیے پوری کوشش کریں کہ سال کے چندہ کی ادائیگی عید سے قبل ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

# مقابلہ بیڈمنٹن و سائیکل دوڑ

مسجد سپین کے افتتاح کی خوشی میں منائی جانے والی تقریبات کے سلسلے میں مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو بیڈمنٹن سنگلز کے مقابلے شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایوان محمود میں صبح ۸ تا ۱۱ بجے اور شام ۴ تا ۷ بجے منعقد ہونگے۔ اس میں شرکت کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں۔ یہ مقابلے ناک آؤٹ سسٹم پر کھیلے جائیں گے۔

مورخہ ۱۲ ستمبر کو شعبہ صحت جسمانی مرکزیہ کے تحت ۲۰ میل سائیکل دوڑ ہوگی۔ شمولیت کرنے والے ۸ ستمبر تک صبح ۱۰ تا ۱۱ بجے دارالضیافت میں مکرم ظہیر صاحب کو نام لکھوا دیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

# پیارے ماموں کی یاد میں

**زاہد ربانی۔ تہران**

میرے محسن۔ میرے ماموں محترم ملک اکرام ربانی صاحب کاشمیری ماہ اپریل کے شروع میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگ حضرت ملک عطاء اللہ صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ بھی حضرت مرزا امیر دین صاحب یکے از اصحاب احمد کی بیٹی تھیں۔

ہماری والدہ کی وفات کے بعد ہماری پرورش ہمارے ماموں نے ہی کی۔ آپ نے اس دوران ہماری بہت خدمت کی اور ہمیں تعلیم دلانے میں خاص طور پر دلچسپی لی۔

آپ بے لوث اور بے ضرر انسان تھے خدمتِ خلق کا جذبہ بہت تھا۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر دوسروں کی خدمت کرتے۔ ہر شخص کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتے۔ آپ بڑے با اخلاق تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے تعلقات کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔ اور علم و دستی کی وجہ سے پاکستان کے اعلیٰ یافتہ طبقہ کے ساتھ خاص تعلقات تھے۔

آپ ادبی ذوق کے بھی مالک تھے اور اس کے زیر اثر درثمین، کلام محمود اور درعدن سے خاص لگاؤ تھا۔ اور خداداد پُرسوز آواز میں یہ منظوم کلام بڑے ترنم کے ساتھ سنایا کرتے تھے۔

مرحوم نماز کے پابند تھے۔ تلاوت قرآن کریم بھی بڑی باقاعدگی سے کرتے اور تلاوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں سیدنا حضرت اقدس کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

بچوں سے آپ کو بہت پیار تھا، جو بچہ ملتا اسکا بوسہ لیتے، چھوٹوں کی بات کو اہمیت دیتے۔ مزاج جوشیلا تھا۔ مگر جب کبھی جوش کا اظہار ہوتا تو بعد میں اظہار تاسف کرتے فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل نہ کرے تو انسان کچھ بھی نہیں۔

مرحوم کے نانا محترم امیر دین صاحب اور خاکسار کے دادا کے بھائی شیخ مشتاق حسین صاحب نے باہمی اخوت کے اظہار کیلئے پرانے زمانے کے رواج کے مطابق آپس میں پگڑیاں بدلی تھیں۔ اخوت کے اس تعلق کو قائم رکھنے کی خاطر آپ محترم شیخ صاحب کے فرزند سابق جسٹس ہائیکورٹ شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ پرانی یادیں تازہ کرتے رہتے تھے۔

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے ماموں کی خطاؤں سے درگزر فرمائے اور اپنا رحم کرتے ہوئے آپکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

---

## دُعائے مغفرت

• میرے والد محترم شمس الدین صاحب وفات پا گئے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب خاص میں جگہ اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر و جمیل عطا کرے۔

(از عمر دین ڈائیور ناصر آباد فضل عمر فارم ضلع تھرپارکر سندھ)

• میرے واجب التعظیم مہربان بزرگ خسر جناب چوہدری غلام غوث صاحب نمبردار موضع علی پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان مورخہ ۳ اگست بروز جمعہ وفات پا گئے مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ ۴ اگست کو بعد نماز ظہر حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۰ سال سے زائد تھی۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے کافی کمزور ہو چکے تھے ہر چند کہ اُن کے بڑے لڑکے جناب ڈاکٹر محمد خان صاحب ذاتی توجہ دیتے رہے مگر بیماری میں اضافہ ہی ہوتا گیا اور بالآخر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ تحصیل کبیر والا ملتان میں اپنی برادری جاٹ بندیشہ کے موضع جات علی پور، حسن پور اور نور پور کے بزرگ راہنما تھے۔ خاندانی وجاہت نصیب تھی کہ خود بھی نمبردار تھے۔ پاکستان بننے سے پہلے سفید پوش بھی رہے اور اُس وقت کے رائج پنچایت سسٹم کے تحت علاقہ کے فیصلہ جات اور باہم افہام و تفہیم کا ایک خاص ملکہ حاصل تھا اور خوب نام پایا۔ ہر کوئی عزت کی نگاہ سے دیکھتا۔ جبکہ وہ ذاتی طور پر ہر چھوٹے بڑے کے خیر خواہ، ہمدرد اور مخلص تھے اور خصوصاً غرباء پر ہمیشہ ہی نظرِ شفقت رہی۔

۱۹۲۴ء میں احمدیت میں داخل ہوئے اور آخری دم تک بڑے صدق ثبات، مخلصانہ جذبات اور احساسات کے حامل وجود رہے۔ پاکستان بننے پر ۱۹۴۸ کے اوائل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رتن باغ لاہور میں مقیم تھے تو آپ نے جذبہ خدمت کے تحت حصول ثواب کے لیے باوجود اپنے زمیندارہ کاروبار اور پیرانہ سالی کے اپنے آپ کو حفاظت کے لیے پیش کیا۔ جسے حضور نے قبول فرمایا۔ اور آپ نے خدمت کئی ماہ تک بجا لاتے رہے۔

آپ ایک وضعدار، ملنسار اور خدمتگذار بزرگ تھے گو تعلیم واجبی سی تھی مگر ایک تجربہ کار انسان تھے۔ خیر خواہی کا جذبہ موجزن رہا۔ تعلیم کا بڑا شوق تھا۔ اپنے پسماندہ گاؤں میں اس وقت لڑکیوں کا پرائمری سکول کھلوایا اور ہماری خواشدامن محترمہ نواب بیگم مرحومہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلم لگوایا۔ جنہوں نے بچیوں کو تعلیم کے علاوہ قرآن کریم ناظرہ کی تعلیم دی۔

پسماندگان میں دو لڑکے ہیں۔ بڑے لڑکے ڈاکٹر محمد خاں صاحب ہیں۔ دوسرے چوہدری محمد سلیم احمد صاحب ایگلو کلچر ریسرچ آفیسر بہاول پور ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لیے دعا کریں نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملے اور ان کی نیکیوں کے وارث ہوں۔

(احقر احمد حسین باجوہ ملتان)

## درخواست ہائے دعا

مندرجہ ذیل درخواست ہائے دعا موصول ہوئی ہیں۔ احباب کرام ان سب کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سب تکالیف اور پریشانیاں اپنے فضل سے دور فرمائے اور ان کے لیے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

- محترم عبدالرزاق خان صاحب کاٹھگڑھی سکھر کی والدہ محترمہ کراچی میں ایک ماہ سے علیل ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔
- مکرم کوثر باجوہ صاحب معتمد مجلس انصاراللہ نیورن برگ مغربی جرمنی ۸ رجون سے بیمار ہیں ان کے سینے کے اوپر دائیں طرف انفیکشن ہو جانے کے باعث آپریشن کے ذریعہ ایک پسلی نکال دی گئی ہے۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ علاج جاری ہے۔
- مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی رحمت بازار ربوہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں نیز ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔
- خاکسار کے ایک دوست سیف اللہ خان صاحب کھرل ساکن چک نمبر ۴۶ چھٹہ سانگلہ ہل عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ پہلے سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج رہے۔ اب عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں ابھی تک مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ تین بار ڈاکٹروں نے اپریشن کیا ہے مگر تا حال افاقہ نہیں ہوا۔

(جمیل احمد خاں کوارٹر نمبر ۱۹ صدر انجمن ربوہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

# شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت کھیلیں

ربوہ میں سپین کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر انشاءاللہ ۱۰ اور ۱۲ ستمبر کو شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کھیلوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے احباب ربوہ سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر اس خوشی میں شامل ہوں۔

۱۔ ٹیبل ٹینس ۱۰ ستمبر کو ایوانِ محمود میں صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اور پھر ۴ بجے سے ۷ بجے تک۔ ۶ بجے فائنل اور تقسیم انعامات کا پروگرام ہوگا۔

۲۔ ۱۰ ستمبر کو باسکٹ بال کا نمائشی میچ شام ½ ۵ بجے سے ۷ بجے تک۔

۳۔ بیڈمنٹن ۱۲ ستمبر کو ایوان محمود میں صبح ۸ بجے سے ۲ بجے تک۔ ایک بجے فائنل و تقسیم انعامات۔

۴۔ سائیکل ریس کراس کنٹری ۱۲ ستمبر کو صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک۔

نوٹ:۔ ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن اور سائیکل ریس میں شامل ہونے والے تمام کھلاڑی ۸ ستمبر کی شام تک ظہیر احمد صاحب کو دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے نام لکھوا دیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# مسجد بشارت کے افتتاح کی خوشی میں کھیلیں!

ربوہ میں مسجد بشارت کے افتتاح کے موقعہ پر انشاءاللہ ۱۰ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کھیلوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اہلِ ربوہ سے درخواست ہے کہ اس موقعہ پر تشریف لا کر اس خوشی میں شامل ہوں۔

۱۔ والی بال۔ ۱۰ ستمبر کو شام ۵ بجے سے ½ ۶ بجے تک گولبازار ربوہ کے میدان میں۔

۲۔ سائیکل ریس مسجد اقصیٰ کے سامنے کے میدان میں ۱۲ ستمبر کو صبح ۷ بجے۔

۳۔ کبڈی۔ ۱۲ ستمبر شام ۵ بجے۔ مسجد اقصیٰ کے سامنے والے گراؤنڈ میں۔

۴۔ فٹ بال۔ ۱۰ ستمبر شام ۵ بجے جامعہ کے گراؤنڈ میں۔

۵۔ پیدل سفر۔ ۱۲ ستمبر کو صبح ½ ۵ بجے دس میل جانے اور دس میل واپس آنے پر مشتمل ہوگا۔

سائیکل ریس اور پیدل سفر میں حصہ لینے والے کھلاڑی ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں اپنے نام لکھوا دیں۔ (ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

# قائدین مقامی و اضلاع مسجد بشارت کے افتتاح کی خوشیوں میں حصہ لینے کا پروگرام بنائیں

جیسا کہ سب قائدین مقامی و اضلاع کو علم ہے کہ انشاء اللہ دس ستمبر ۱۹۸۲ء کو سرزمین سپین پر سات سو سال کے بعد تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

تمام قائدین مقامی و اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں ۱۰ اور ۱۲ ستمبر کو کھیلوں کے مقابلے کرنے کا پروگرام بنائیں اور اس طرح سے اس خوشی میں شامل ہوں۔ اس روز سائیکل ریس، نیزہ بازی اور گھوڑ دوڑ وغیرہ کے مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا جائے۔ دیگر کھیلوں کے علاوہ پیدل سفر کے مقابلہ جات کروائے جائیں تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریکات کو بھی اس روز پورا کیا جا سکے۔

یہ دو دن بہت خوشیوں کے دن ہیں۔ اس کے لیے بھرپور تیاری جلد شروع کر دیں اور شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو رپورٹ بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

مرزا لقمان احمد۔ مہتمم صحت جسمانی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

## ذی ثروت احباب وقفِ جدید کے معاونین خصوصی میں شامل ہوں

معاونین خصوصی کے دو درجے ہیں:۔

ا۔ صفِ اوّل:۔ ایک ہزار روپے یا اس سے زائد سالانہ ادا کرنے والے احباب۔

ب۔ صفِ دوم:۔ پانچ صد روپے یا اس سے زائد اور ایک ہزار سے کم سالانہ ادائیگی کرنے والے احباب۔

## صنعتی کلاس

مورخہ ۱۲ تا ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء مجالس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام دفتر مقامی میں شام ۵ بجے سے ½ ۶ بجے تک صنعتی کلاس ہوا کرے گی جس میں سپرٹ پالش کرنا، ابتدائی طبی امداد، پولٹری فارمنگ۔ چارپائی کرسی بُننا۔ سادہ صابن سازی، سبزیات اگانے کے علاوہ بعض دیگر امور کی عملی ٹریننگ دی جائیگی، زعماء خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ فوری اپنے محلہ سے شامل ہونے والے افراد کے نام بھجوا دیں خدام اطفال انصار احباب بھی شامل ہو سکیں گے۔

کلاس کا آغاز ۱۲ ستمبر شام ۵ بجے دفتر مقامی میں ہوگا۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

## ضروری اعلان

۱۔ نصرت انڈسٹریل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد چار ستمبر کو کھل رہا ہے تمام طالبات سے درخواست ہے کہ بروز ہفتہ ساڑھے سات بجے سکول حاضر ہو جائیں۔

۲۔ ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لیے چار ستمبر سے داخلہ شروع ہے جس کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے۔

۳۔ عام کام سیکھنے والی لڑکیوں کے لیے داخلہ ہر وقت جاری ہے۔

(ہیڈ مسٹریس۔ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ماہنامہ "انصاراللہ" کا مطالعہ چھوٹے اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے

مینیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## بقیہ صفحہ اول سے آگے :- پیغام

رکھے تو آئندہ کسی موقع پر آپ سے ملاقات ہوگی۔

آپ کے امیر صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس کنونشن کے لیے میں اپنے عزیز بھائیوں اور بہنوں کے نام خصوصی پیغام بھجواؤں اس موقع پر میں آپ سے اسلامی تعلیم کے ایک اہم حکم کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں میری مراد پردہ کے حکم سے ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ پردہ کے حکم کے بارہ میں مسلمانوں نے بہت افراط اور تفریط سے کام لیا ہے اور اس کے نتیجہ میں غیروں اور خاص طور پر مستشرقین کو اس بات کا موقع ملا ہے کہ وہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم پر ناجائز تنقید کر کے اہلِ مغرب کو اسلام سے بدظن کر دیں۔ اہلِ یورپ کی دیکھا دیکھی آج کے تعلیم یافتہ اور آزاد خیال مسلمانوں نے پردہ کے حکم پر معذرت خواہانہ رویہ اختیار کر کے اس حکم پر عمل کو اپنی دنیاوی ترقی میں روک سمجھا اور اس سے پہلو تہی کی۔ حالانکہ امریکہ اور یورپ کی مثال ان کے سامنے تھی، جہاں بے پردگی نے فسق و فجور کے دریا بہا دیئے ان کی تمام اخلاقی اور روحانی قدروں کو پامال کر کے ان کے معاشرہ کی بنیادوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا۔

دوسری طرف مسلمانوں میں ایسا طبقہ بھی موجود ہے جس کے نزدیک عورتوں کا کبھی گھر سے نکلنا بھی حرام ہے انہوں نے عورتوں کو قیدیوں کی طرح چار دیواری میں بند کر کے رکھ دیا۔ اسلام کی رُو سے یہ دونوں طبقے غلطی پر ہیں۔ اگر ایک افراط کا مرتکب ہے تو دوسرے نے تفریط سے کام لیا ہے صحیح راستہ وہی ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں راہ نمائی فرمائی اور دونوں مرد اور عورت کے لیے یہ تعلیم فرمائی ہے کہ:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ - وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ..... الخ

(النور : ۳۲)

یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے سَتر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بے گانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں ان کے حسن کے قصے نہ سنیں یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لیے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُر شہوات آوازیں نہ سنیں اور اپنے سَتر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنے زینت کے اعضاء کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ہر ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

پس اس موقعہ پر کہ امریکہ کے طول و عرض سے میرے عزیز بھائی اور بہنیں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک جگہ جمع ہیں میں آپ کو یہی کہنا چاہتا ہوں اور بڑے دردمند دل کے ساتھ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ایک ایسی سوسائٹی میں رہ رہے ہیں جس نے بے پردگی اور عورت اور مرد کے آزادانہ اختلاط اور بے محابا میل جول کو روا رکھا ہے اور اس کے نتیجہ میں طرح طرح کی معاشرتی برائیوں اور سماجی تضادات کا شکار ہو گئی ہے۔ آپ ان حالات سے عبرت پکڑیں۔ اپنے آپ پر اور اپنی آنے والی نسلوں پر رحم کریں اور اپنے دامن کو ان خرابیوں سے آلودہ نہ ہونے دیں جس کے نتیجہ میں انسان احصان کے خلق یعنی پاکدامنی سے محروم ہو جاتا ہے اور طرح طرح کے عیوب اور اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے اور آخر کار معاشرہ اس حالت کو پہنچ جاتا ہے جس حالت کو آج کی نام نہاد "تہذیب یافتہ" دنیا پہنچ گئی ہے کہ بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے۔ دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی عظمت دلوں سے اٹھ گئی ہے۔ زبانوں سے منطق و فلسفہ اور اخلاق کے اعلیٰ اصولوں کا پرچار ہے مگر دل روحانیت سے خالی اور عمل اپنے ہی وضع کردہ اخلاقی اصولوں کے خلاف ہے۔

اس موقع پر میں اپنی ان امریکی بہنوں کا ذکر کرنے سے نہیں رُک سکتا جنہوں نے روحانیت سے بے بہرہ فضا میں آنکھ کھولی اور بے حیائی اور برائی کے ماحول میں پرورش پائی پھر خدا تعالیٰ نے ان پر فضل کیا اور دینِ حق کی طرف انکی راہنمائی فرمائی۔ انہوں نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھا اور مہدی ..... کی جماعت میں داخل ہو گئیں اور اس کوشش میں لگ گئیں کہ وہ اسلام کے ہر حکم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان پر عمل کریں۔ انہوں نے آزادی کی فضا میں ہوش سنبھالا اور پابندیوں کو قبول کیا انہوں نے اپنے گرد دنیاوی لذات کی چمک دمک دیکھی لیکن اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دیا انہوں نے اپنی خواہشات کو قربان کیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو اختیار کیا۔ اور یہ سب انہوں نے اس لیے کیا کہ وہ انسانی زندگی کی حقیقت کو سمجھ گئیں۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ ورلی دنیا اور اس کی لذات آنی جانی ہیں انہوں نے یہ جان لیا کہ اصل لذات وہی ہیں جو خدا کے راستہ پر چلنے سے اور خدا کی رضا کے حاصل ہونے کے بعد ملتی ہیں۔ پس اے میرے عزیزو اور میرے پیارو!

تم لوگ جو خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی خاطر خدا کے پاک مسیح ..... کی غلامی میں داخل ہوئے ہو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اپنا دامن ان تمام بے حیائیوں اور برائیوں سے آلودہ نہ ہونے دو۔ تم اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہو کہ یہی تمہاری زندگی کا مقصد اور مدعا ہے اور اسی سے تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں میں برکت ہے۔

آخر میں پردہ کے بارے میں حضرت اقدس ..... کا یہ ارشاد آپ تک پہنچا کر اس پیغام کو ختم کرتا ہوں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لیے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں۔

اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی ہے اور یہی ہدایت شرعی ہے خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے یہ ان نادانوں کا خیال ہے جنکو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اسکو نہیں چاہیئے کہ جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لیے اس تمدنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا بہت ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائیگی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑیگا یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹-۳۰)

میں آپ کے لیے دردِ دل سے دعا کرتا ہوں آپ میرے لیے دعا کرتے رہیں کام بہت زیادہ اور بہت مشکل ہے۔ میں بے حد کمزور اور نااہل ہوں۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ستاری اور عفو اور مغفرت اور رحم کے سہارے زندہ ہوں پس آپ مجھے اپنی دعاؤں میں کبھی نہ بھولیں وہ قوم جس کا امام اور متبعین دونوں ایک دوسرے کے لیے کامل عاجزی اور درد سے دعائیں کرتے ہیں وہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے ہاتھوں سے فتح و نصرت کی کلید کوئی نہیں چھین سکتا۔

والسلام

خاکسار

**مرزا طاہر احمد**

خلیفۃ المسیح الرابع

۲۵-۷-۸۲